Vol 5No.1 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

پاک فوج کے اُردو جرائد کی اَدبی خدمات

LITERARY SERVICES OF URDU JOURNALS OF PAKISTAN ARMY

محمد شفیق[1]، ڈاکٹر عطاء الرحمان میو[2]

ABSTRACT:

Urdu journalism began with the "Foji Akhbar". This newspaper was introduced by Tipu Sultan and was distributed amongs soldiers; and its temperament was purely military. It was instrumental in fostering opposition to the British and the spirit of the Mysore Forces. Prior to the independence of India, Urdu magazines such as "Jawan", "Afsar", "Foji Akhbar", "Larai Ki Baatin", "Qasid" and "Rasad - o - Rsail" continued to be published from the Military Fourm. This process continued even after the establishment of Pakistan. Even today, dozens of magazines are being published by various institutions and establishments of Pakistan Army which are cultivating the intellectual and literary tastes of the soldiers. Originally, these journals were not published for any literary purpose, but were intended to bring together the military and provide entertainment. Much of the military literature's credible and compelling capital is still buried in forgotten military journals whose files have no name except in a few Army libraries. All the popular Urdu military writers started their pen work with these magazines. The significant work done by the magazines and journals released from the military platform in the promotion of Urdu language and literature is certainly commendable.

قیامِ پاکستان کے بعد جس طرح دیگر صحافتی حلقوں میں رسائل و جرائد اور اخبارات کے ذریعے ادبی سفر جاری و ساری ہوا اسی طرح پاک فوج کے جاری کردہ جرائد میں بھی اس کی جھلک نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ درست ہے کہ عسکری فورم سے جاری کردہ تمام تر رسائل و جرائد خالصتاً عسکری مقاصد کے لیے ہی تھے۔ البتہ ان میں جزوی طور پر عساکر پاکستان سے تعلق رکھنے والے جری جوانوں کی ادبی تخلیقات و نگارشات شائع ہوتی رہیں اور اسی طرح ان میں کچھ ادبی ایڈیشن بھی جاری کیے گئے۔ چناں چہ ان فوجی جرائد کی ادبی حیثیت بھی مسلم ہے۔ ان فوجی جرائد میں آرڈیننس، امین، اقرا، ایمکول، ایجوکیشن، بیٹل ایکس، باب الاسلام، پاکستان ڈیفنس ریویو، پاکستان آرمی جنرل، پاسبان، تعلیم، تربیت، چنار میگزین، رسد و ترسیل، رسالہ، زمزمہ، سبرے اینڈ لانس، سنگ میل، شاہین، شہسوار، عزت و اقبال، عبور دریا، عالمگیرین، فرہاد، قیادت، قاصد، کھوجک، گولڈن ایرو، لاگ میگ، مشعل، منشور، نوید شفا، ھما، ہارپ، ہم پفرز کہلاتے ہیں، ہم بلوچی کہلاتے ہیں اور ہلال نمایاں ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج کے بہت سے عسکری ادیب جنھیں بالعموم ادبا یا شعرا کے طور پر جانا جاتا ہے ان کی تحریریں ابتدائی طور پر انھی جرائد میں شائع ہوئیں۔ لہٰذا یہ دیکھنا ضروری ہے کہ قیام پاکستان کے بعد پاک فوج کے کن کن جرائد نے ان جری جوانوں کو ادیب بننے میں معاونت کی، چوں کہ یہی وہ بنیادی نرسریاں اور ماخذ ہیں جہاں سے ان لکھاریوں نے لکھنا شروع کیا تھا۔ اگر غور کیا جائے تو قیام پاکستان سے قبل برطانوی راج میں فوجی فورم سے معرض اشاعت میں آنے والے جرائد میں بھی ایسے ادیب و شاعر ملتے ہیں جو عسکری فرائض کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ ادب بھی تخلیق کرتے رہے۔ یہ تحریریں صرف تفریحِ طبع کے لیے نہیں لکھی گئیں بل کہ ان میں ادبی شان بھی باخوبی دیکھی جاسکتی ہے۔ چراغ حسن حسرت، حاجی لق لق، مسعود احمد، انعام الحق قاضی اور سید ضمیر جعفری اس ادبیت کی زندہ مثالیں ہیں۔ آزادی کے بعد بھی اردو کے ادبی افق پر فوجی جرائد کی کہکشاں جگمگاتی ہوئی نظر آتی ہے جس نے فروغ اردو میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر شاکر کنڈان کا اس ضمن میں کہنا ہے:

---

[1] پی ایچ۔ ڈی اُردو اسکالر، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

[2] ایسوسی ایٹ پروفیسر، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

" پاک فوج میں جو ادبی غنچے چٹخے انھوں نے قلم کاری کا آغاز فوجی رسائل ہی سے کیا۔ ان جرائد کی بدولت ادبی تاریخ کا دامن ان لکھاریوں کے تخلیقی فن سے اور بھی نکھر گیا۔ (۱)

تحریر کسی بھی سپاہی کا اولین فریضہ نہیں ہے۔ ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ عسکری اصحاب قلم ان جرائد سے ہٹ کر اساسی طور پر ادبی جرائد یا تصانیف کی صورت میں اپنی شناخت بنانے میں کامیاب ہوئے ہوں۔ ان تمام تر ادباء و شعراء کی پہلی شناخت یہی جرائد تھے جنہوں نے بعد میں اہل ادب کو اس ادراک پر مجبور کر دیا کہ ان جرائد میں شائع ہونے والی تحریریں کسی طور پر ادبیت سے کم نہیں ہیں۔ محمد شفیق اس ضمن میں لکھتے ہیں:

" فوجی جرائد گزشتہ سات دہائیوں سے معرضِ اشاعت میں آرہے ہیں۔ پاک فوج کے جری جوان ان میں قلم کے کرشمات دکھا رہے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج کے بڑے فوجی تخلیق کار جن کو ادبا یا شعراء کے طور پر جانا جاتا ہے ان کی ادبی تحاریر اول اول ان جرائد میں شائع ہوتی رہیں۔ (۲)

عسکری جرائد میں شائع ہونے والے تخلیق کاروں نے جہاں سرحدوں کی نگہبانی کا فریضہ کما حقہ نبھایا وہیں ادب کے میدان میں فتوحات کے ناقابل فراموش جھنڈے گاڑے۔ طوالت سے گریز کرتے ہوئے یہاں صرف ان قلم کاروں کو شامل کیا جائے گا جنھوں نے مقداری اعتبار سے زیادہ تخلیقات ان جرائد میں پیش کیں اور بعد ازاں بطور ادیب ان کی جداگانہ شناخت بھی بن گئی۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ صرف "ہلال" میں لکھنے والوں کی تعداد 25000 سے زائد ہے۔

دنیا کے تمام تر ادبیات میں ہر ایک کا آغاز شاعری سے ہوا ہے۔ چناں چہ یہ بات محتاج بیان نہیں ہے کہ انسان اور فطرت میں پایا جانے والا توازن در اصل ہمیں احساس شاعری پر اکساتا ہے۔ دیگر ادبیات عالم کی طرح پاک فوج کی بات کی جائے تو یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے بیرکوں میں تخلیقیت کے جوہر دکھاتے ہوئے شعر و سخن میں سدا بہار پھول کھلائے ہیں۔ سرحدوں پر اگلے محاذوں پر رہتے ہوئے اپنی شاعری کو عسکری جرائد کی نظر کرتے رہے اور پھر ان مشکل ارضی حالات کے باوجود ان کی شاعری میں پائی جانے والی فنی خصوصیات اس عمل کا ثبوت ہیں کہ یہ لوگ صرف گولہ بارود سے کھیلنا نہیں جانتے تھےں لکہ ان کو اظہار پر بھی مکمل قدرت تھی۔ لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ یہ جرائد عوامی سطح پر دستیاب نہ ہونے کے باعث ان کے تخلیق کار شائقین ادب کی داد سے محروم رہے۔ نظم کے ان گل دستوں کی مہکار ہر سو پھیلی ہوئی ہے مگر عدم دستیابی ان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ یہ ان جرائد کا ہی اعجاز ہے کہ انہوں نے ان نئے لکھاریوں کا حوصلہ بڑھایا اور انہیں مستقل لکھنے والا بنا دیا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کا شمار بہترین شاعروں میں ہونے لگا۔ دنیائے ادب کو مالا مال کرنے والوں میں جنرل خالد محمود عارف، لیفٹیننٹ جنرل محمد افضل فاروقی، برگیڈیر ایس ایس ہادی، بریگیڈیئر خالد، بریگیڈیئر منظور احمد غوری، بریگیڈیئر حسن اختر ملک، لیفٹیننٹ کرنل مجیب الحسن انجم، لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد خان جاذب ترین، لیفٹیننٹ کرنل جمیل اطہر، لیفٹیننٹ کرنل ارشاد قمر، لیفٹیننٹ کرنل محمد حامد، لیفٹیننٹ کرنل محمد ظہور الحق، میجر فضل حسین، میجر عبدالحمید، میجر اشعر سعید، کیپٹن عاصم خورشید، لیفٹیننٹ محمد اصغر پرے، صوبے دار میجر شفیع ضامن، صوبے دار میجر محمد اکبر شاہیا، صوبے دار غلام علی بلبل، صوبے دار افضل تحسین، صوبے دار گل محمد، صوبے دار مقرب آفندی، صوبے دار جاوید اکرم تبسم، حوالدار کسری منہاس، حوالدار افضل گوہر، حوالدار بشیر رانجھا، سگنل مین غضنفر دکھی اور سپاہی سید علی نظامی پیرزادہ نمایاں ہیں۔ ان عساکر شاعروں کی شعری نگارشات نے اردو شاعری کو بہت سے ایسے موضوعات دیئے جو ہمارے خالص عوامی شعراء کے ہاں نہیں دیکھے جاتے۔

بنیادی طور پر نثر میں داستان، ناول، ڈراما، افسانوی نثر کے مختلف رنگ اور خاکہ، کالم، سفری سرگزشت، انشائیہ اور رپورتاژ جیسے غیر افسانوی گوشے شامل ہیں۔ عسکری جرائد میں فوجی افسران اور سپاہیوں نے اپنی تحریر کے جوہر زیادہ تر فوجی جرائد میں دکھائے۔ ان کی تحریریں عسکری رسائل کی زینت بنی اور ان صفحات سے یہ ادبی افق پر امر ہو گے۔ ان میں میجر جنرل شفیق الرحمن، میجر جنرل احسان الحق، میجر جنرل خالد لطیف مغل، میجر جنرل قمر علی مرزا، بریگیڈیئر صدیق سالک، بریگیڈیئر حامد سعید اختر، بریگیڈیئر گلزار، بریگیڈیئر فضل الرحمن، بریگیڈیئر اسماعیل قریشی، بریگیڈیئر عنایت الرحمٰن صدیقی، بریگیڈیئر محمد یوسف، بریگیڈیئر صفدر، بریگیڈیئر صولت رضا، کرنل مسعود احمد، کرنل محمد خان، کرنل اشفاق حسین، کرنل ابدال بیلا، کرنل ضیاء شہزاد، کرنل محمد ذاکر، کرنل ملک عطا رسول، لیفٹیننٹ کرنل غلام فرید، لیفٹیننٹ کرنل مختار گیلانی، لیفٹیننٹ

Vol 5No.1 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کرنل سکندر بلوچ، لیفٹیننٹ کرنل صابر بلوچ، لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبد الرشید، لیفٹیننٹ کرنل ریاض محمود باجوہ، لیفٹیننٹ کرنل محمد افضل خان کیانی، لیفٹیننٹ کرنل محمد یوسف عباسی، لیفٹیننٹ کرنل فرخ ستار مان، میجر امیر افضل خان، میجر غضنفر عباس قیصر فاروقی، میجر زاہد فقیر، میجر راجہ نادر پرویز (سابق وفاقی وزیر)، کیپٹن سید شاہد رسول، کیپٹن بالاچ بلوچ، صوبے دار چوہدری اختر علی کالس، صوبے دار رحیم گل، صوبے دار احمد الطاف (خلش ہمدانی)، صوبے دار محمد خالد، نائب صوبیدار غلام عباس بلوچ اور لانس نائیک اقرار حسین نوید نمایاں ہیں۔

فوجی جرائد کے قلمی معاونین نے ذریعہ اظہار میں مثبت انداز اختیار کرتے ہوئے ایسا اسلوب متعارف کروایا جس نے استدلال کو آبرو و توقیر بخشی۔ اربابِ سیف و قلم اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ قلم اپنی طاقت اور کاٹ کے لحاظ سے تلوار سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عسکری اصحاب قلم نے دلوں کو مسخر کرتے ہوئے اردو کے ادبی قلعے پر اپنی فتوحات کے یادگار جھنڈے گاڑے۔

عسکری ثقافت میں نظام کے خلاف کھل کر تحریر و تقریر میں بات کرنا قابلِ گرفت جرم ہے۔ خاکی زندگی میں پائی جانے والی ناہمواریوں کی نشاندہی کے لیئے عسکری قلم کاروں نے بالعموم مزاحیہ اسلوب کو وسیلہ اظہار بنایا۔ جذبات واحساسات کا بیان، سزا و جزا کا ذکر اور واعظ و نصیحت کے روپ میں فن کارانہ انداز سے نشاندہی کر کے حکام بالا کو شفقت روا رکھنے کا پیغام دیتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فوجی جرائد میں مقداری لحاظ سے زیادہ تر مزاحیہ ادبی نگارشات پڑھنے کو ملتی ہیں۔ چناں چہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ فکائیہ انداز تحریر عسکری ماحول کی سنگلاخی کا علاج اور تفریح طبع کا ذریعہ ہے۔

عسکری اداروں میں اردو طنز و مزاح کی روایت نہایت جان دار اور ادبی لحاظ سے انتہائی اہم ہے۔ اردو کے مقبول مزاح نگاروں کا تعلق بہادر پاک فوج سے ہے۔ عساکر شگفتہ نگاروں کے نگارشاتی نمونے اردو ادب کا ثمین سرمایہ ہیں۔ ان ظریف نگاروں نے جہاں اپنے مشاہدات و تجربات کو پروقار اسلوب میں پیش کرتے ہوئے فوجی ماحول میں مشکلات و مسائل کو ادبی پیرائے میں بیان کیا ہے وہیں اعلی اقدار کی پاسداری کرتے کرداروں کو اجاگر کر کے تعمیر کردار کا بھی اہتمام کیا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ان مزاح نگاروں کی تخلیقات میں زندگی کی تابناکی اور لطافت کا دریا موجزن ہے۔ رشید احمد صدیقی کا تجزیہ ہے کہ:

" طنز و مزاح کے میدان میں عساکر پاکستان کا کردار نسبتاً اعلیٰ ادب کی تخلیق کی بنیاد فراہم کر رہا ہے۔ "(۳)

فوجی جرائد کے تحقیقی و تنقیدی مطالعے سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ پاک فوج کے صف اول کے ادبا نے وسیلہ اظہار کے طور پر مزاح کو ہی استعمال کیا۔ یہ وہ لکھاری ہیں جن کا تعارف پاک فوج اور فوجی جرائد نہیں، ان کی تخلیقات ہیں۔ بریگیڈیئر صدیق سالک، بریگیڈیئر صولت رضا، کرنل مسعود احمد، کرنل اشفاق حسین، کرنل ضیاء شہزاد، لیفٹیننٹ کرنل اسد محمود خان اور سید ضمیر جعفری کے ناموں سے ادبی ناقدین آگاہ ہیں مگر کم قارئین ایسے ہوں گے جو یہ جانتے ہوں گے کہ ان نامی گرامی مزاح نگاروں نے قلم کی مشقت کا آغاز ان بھولے بسرے جرائد ہی سے کیا تھا۔ فوجی جرائد میں لکھنے والے درجنوں ایسے ادبا ہیں جن کی تخلیقات غالباً عوامی رسائل و جرائد تک پہنچتی یا ان کا تعلق خالصتاً غیر عسکری ادب سے ہوتا تو وہ اردو ادب میں کبھی اپنی شناخت نہ بنا پاتے۔ گویا یہ فوجی جرائد کا اعجاز ہے کہ ہم ان قادر الکلام شعراء و ادبا سے آشنا ہوئے۔ یہاں یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ بہت سے قادر الکلام شاعر اور ادیب صرف اس لیئے ادب کے مرکزی دھارے میں شامل نہ ہو سکے کہ ان کا تعلق محافظین پاکستان سے تھا۔ جنرل خالد محمود عارف، بریگیڈیئر صفدر محمود، صوبیدار رحیم گل، صوبیدار غلام علی بلبل اور افضل گوہر جیسے تخلیق کار مرکزی دھارے کا حصہ بنتے تو یقیناً اردو ادب کے ارتقاء میں اپنے مستحق مقام پر فائز ہوتے۔ مقام افسوس ہے کہ ان کا تخلیقی ادب فوجی جرائد کے بعد تصنیفی سطح تک تو پہنچا لیکن شاید اسے ایک مخصوص طبقے کے ادب کے طور پر دیکھا گیا۔ یہی معاملہ پاک فوج کے درجنوں تخلیقی مزاح نگاروں کے ساتھ بھی ہے۔ صوبے دار غلام علی بلبل کی شاعری کی کاٹ کسی طور سید ضمیر جعفری کی شاعری سے کم نہیں ہے لیکن کم قارئین ادب ان کے نام سے بھی آشنا ہیں۔ بریگیڈیئر ایس ایس ہادی، کرنل فضل اکبر کمال، میجر طارق طور اور صوبیدار افضل تحسین جیسے فوجی ادبا کی تخلیقیت بھی صوبے دار غلام علی بلبل کی ظرافت نگاری کی طرح عام قارئین ادب کی نظروں سے آج بھی اوجھل ہے۔ یہ وہ تمام نام ہیں جنہیں مرکزی دھارے کا حصہ بنایا جائے تو اردو ادب کی ارتقائی روایت میں درجنوں معیاری اضافے ہو پائیں گے۔

Vol 5No.1 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

فوجی جرائد میں کئی گمنام سیاحتی مقامات، عسکری قلعوں، دروں، برفانی علاقہ جات، جھیلوں، آبشاروں، سرسبز و شاداب وادیوں، پر فضا مقامات، بلند و بالا چوٹیوں، وسیع و عریض میدانوں، لق و دق صحراؤں، پھلوں سے لدے باغات، قدرتی ذخائر سے مالا مال معدنیاتی خطہ جات، ثقافتی اور قبائلی روایات، پاکستان کے دور افتادہ سرحدی علاقہ جات، سرحدوں پر واقع ٹرینلز، سمندر و جنگلات، جنگلی اور آبی حیات سمیت ارض پاک کے تمام تر گوشوں پر تخلیقی سطح کی معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ جو ایک طرف وطن عزیز کے جغرافیائی حقائق کی عکاس ہے تو دوسری طرف ان کا تخلیقی بیانیہ اہل وطن کے دلوں میں اپنی دھرتی سے محبت کے جذبات کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

بین الاقوامی موضوعات پر عسکری جرائد میں شامل کالم اس حقیقت کے ترجمان ہیں کہ عساکر کالم نگار عالمی رجحانات پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں اور ان کی معلومات سے ان کے وسعت مطالعہ کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ ان کی مدلل گفتگو اور منطقی نقطہ نظر ان کے علمی شعور کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ خالصتاً موضوعی سطح پر بات کی جائے تو فوجی جرائد میں شائع ہونے والی تحریروں میں بہت سے ایسے موضوعات دیکھنے کو ملتے ہیں جن پر خالصتاً عوامی ادبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے قلم کاروں نے کبھی قلم نہیں اٹھایا۔ اس کا اہم ترین سبب محافظین ارض پاک کے وہ خصوصی حالات، چیلنجز، اہداف اور تناظرات ہیں جن سے بالعموم عوامی سطح کے ادبا کو سابقہ نہیں پڑتا۔ چناں چہ اپنے اختصاصی حالات کے باعث فوجی ادیب اردو زبان وادب میں وسعت کا باعث بن رہے ہیں۔

عسکری ادب کے معتبر مترجمین کی مترجمہ تصانیف کا کثیر سرمایہ ادب اب تک ان گمنام فوجی جرائد میں دفن ہے جو چند عسکری لائبریریوں کے سوا کہیں دستیاب نہیں ہیں۔ جنرل ابراہیم، بریگیڈیئر اسماعیل قریشی، کرنل عمر شبیر، کرنل غلام جیلانی، لیفٹیننٹ کرنل مختار اور میجر سہیل جیسے مترجمین کی ترجمہ نگاری عام قارئین ادب کی نظروں سے اوجھل ہے۔ یہ وہ تخلیق کار ہیں جن کو اگر مرکزی ادبی دھارے میں شامل کیا جائے تو اردو ادب میں بیسیوں معیاری اضافے ہوں گے۔ بریگیڈیئر عنایت الرحمٰن صدیقی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> " اُردو صحافت کی کہانی اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک ان درجنوں رسالوں اور جرائد کا تذکرہ نہ کیا جائے جو افواج کے ہر شعبہ کی ڈائریکٹوریٹ، فارمیشن اور تمام عسکری ادارے نہایت باقاعدگی سے شائع کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔لاکھوں صفحات پر پھیلا ہوا یہ علمی وادبی مواد نہایت قیمتی اثاثہ ہے۔ اکثر تحقیقی مضامین کا معیار کسی بھی بین الاقوامی جریدہ کی سطح سے کم نہیں"۔ (۴)

عوامی سطح پر جاری ہونے والے رسائل و جرائد ادب کے میدان میں ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالتے ہیں۔ ادبا و شعرا میں مخاصمت کی فضا مفاہمت کی فضا پر حاوی ہو چکی ہے۔ برداشت اور تحمل کی قوت ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ بسا اوقات معتبر ادبا و شعرا بھی آپس میں الجھتے نظر آتے ہیں۔ جب کہ فوجی جرائد ان تمام تر قباحتوں سے یکسر پاک ہیں۔ عوامی رسائل و جرائد پر ادبی پنڈتوں نے تو اجارہ داری قائم کر رکھی ہے تاہم فوجی جرائد میں طے شدہ ضوابط کے مطابق جو کوئی بھی اپنی تحریر پیش کرتا ہے وہ بغیر تاخیر کے چھاپ دی جاتی ہے۔ غیر ضروری طوالت سے احتراز برتتے ہوئے فوجی جرائد میں شائع ہونے والے نامور تخلیق کاروں کا جائزہ پیش خدمت ہے جنہوں نے قلم کی مشقت کا آغاز ان جرائد سے کیا اور یہی ان کی اولین شناخت بنے۔

ا۔ کرنل اشفاق حسین:

اشفاق حسین ادیبوں کے شہر لاہور میں پیدا ہوئے۔ ایم اے صحافت کے بعد فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ پہلی تعیناتی آئی ایس پی آر میں ہوئی۔ ایڈیٹر "ہلال" اکرام قمر اشفاق حسین کو حکمار سالہ کے لیئے اپنی تحاریر پیش کرنے کو کہا۔ مثلاً کرنل اشفاق حسین اپنی کتاب " جنٹلمین بسم اللہ " کے آغاز میں اعتراف کرتے ہیں کہ وہ بہت سے موضوعات پہ اعلی افسران سے گفتگو کرتے ہوئے تو نہیں ہچکچاتے تھے البتہ اپنے خیالات وگذارشات کو تحریری صورت میں لانے سے گھبراتے تھے۔ انہیں ایڈیٹر ہفت روزہ "ہلال" نے بارہا اکسایا کہ وہ اپنے طرزِ تخاطب کو صفحہ قرطاس پر اتاریں لیکن وہ ایسا نہیں کر پا رہے تھے۔ چناں چہ وہ لکھتے ہیں:

> " زیر نظر کتاب کی اشاعت کی تہمت بھی ایڈیٹر ہلال ہی کے سر ہے۔ ہم آئی ایس پی آر میں نازل ہوئے تو اکرام قمر ایڈیٹر تھے وہ ہمیں لکھنے کی راہ سجھا گئے۔۔۔۔۔۔ ایک دن اکرم قمر نے ہمیں دفتر میں بند کر دیا کہ کچھ نہ کچھ لکھ کر دو۔ رسالہ پریس جانے کو ہے اور چند صفحات کی جگہ خالی ہے۔ ہم نے ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ابتدائی انٹرویو کی تفصیلات لکھ دیں اور ان کا عنوان جمایا "پہلی

Vol 5No.1 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

ملاقات" اور یہ مضمون "ہلال" میں چھپ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب محمد یونس آئے تو بڑی باقاعدگی کے ساتھ کچھ نہ کچھ لکھواتے رہے اور یہی کچھ نہ کچھ آج زیر نظر کتاب کی شکل میں حاضر ہے۔ شکریہ ہلال۔"(۵)

کرنل اشفاق حسین کی اب تک 12 کتب "جنٹلمین بسم اللہ"، "جنٹلمین الحمدللہ"، "برف کے قیدی"، "فاتح سبونہ"، "امریکہ سے ہجرت"، "بوسنیا کے مسلمان"، "جنٹلمین اللہ اللہ"، "جنٹلمین سبحان اللہ"، "جنٹلمین استغفر اللہ"، "جنٹلمین فی ارض اللہ"، "عربی کے سولہ سبق" اور "اقتدار کی مجبوریاں" تصنیفی صورت میں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ان میں 5 کتب "جنٹلمین بسم اللہ"، "جنٹلمین الحمدللہ"، "جنٹلمین اللہ اللہ"، "جنٹلمین سبحان اللہ" اور "جنٹلمین فی ارض اللہ" خالصتاً مزاحیہ اسلوب میں ہیں۔ بہادر پاک فوج میں مزاح نگاروں کی ایک کہکشاں جگمگاتی ہوئی نظر آتی ہے لیکن اشفاق حسین کی تخلیقیت اور حقیقت نگاری میں دردمندی کا ذائقہ اور قومی مقاصد و نظریے سے وابستگی کی جو خوشبو پائی جاتی ہے، اس کا مقام منفرد ہے۔ لفظ "جنٹلمین" کو جس طرح برت کر دکھایا ہے یہ انہی کا خاصہ ہے۔ ضمیر نفیس اشفاق حسین کے مزاحیہ اسلوب کے متعلق لکھتے ہیں:

" اشفاق حسین اتنی روانی سے بات کرتے ہیں کہ لفظ تخلیق ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے"۔(۵)

اشفاق حسین کی حس مزاح بہت تیز ہے۔ انھوں نے عسکری و عوامی زندگی کے واقعات و معمولات میں مزاح کے حربوں کو استعمال کرتے ہوئے کہانی کے انداز میں مزاح کشید کیا۔ ان کی شگفتہ نگاری اردو مزاح نگاری میں ایک معتبر اضافہ ہے۔ مشتاق احمد یوسفی کا خیال ہے:

"میں نے کرنل صاحب کے مضامین شوق اور دلچسپی سے پڑھے ہیں۔ شگفتہ نگاروں میں ایک منفرد اور نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ عسکری زندگی کے معمولات، روزمرہ کے واقعات اور سامنے کی باتوں کے مضحک پہلو واحکامات ان کی نگاہ لطف سے نہیں بچ سکتے۔ کرنل صاحب بلاشبہ اردو کے چوٹی کے مزاح نگار ہیں"۔ (۷)

۲۔ کرنل محمد خان:

اُردو کے مایہ ناز مزاح نگار کرنل محمد خان بلکسر ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ متحدہ ہندوستان کی فوج میں کمیشن حاصل کیا۔ آزادی کے بعد پاک فوج کا حصہ بنے۔ شروع میں اپنے ادیبانہ اسلوب سے ناواقف تھے۔ 45 برس کی عمر میں لکھنا شروع کیا۔ پطرس بخاری سے متاثر تھے۔ اردو کے ممتاز مزاح نگاروں سید ضمیر جعفری، جنرل شفیق الرحمن اور مشتاق احمد یوسفی کے ہم عصر ہونے کے باوجود اپنی اولین تصنیف ہی سے بے پناہ مقبولیت حاصل کر لی۔ مدیر ہلال "کرنل مسعود احمد" کے بار بار اسرار پر قلم کاری کا آغاز عسکری جریدہ سے کیا۔ چناں چہ اعتراف کرتے ہیں:

" مسعود احمد مدیر "ہلال" (دفاعی افواج کا مجلہ جو اس وقت روزنامہ تھا) نے اپنے اخبار کے ایک شمارے کے لئیے کچھ لکھنے کو کہا۔ تاریخ وعدہ قریب آئی تو ہم کو غیب سے ایک ایسا موضوع سوجھا جو ہمارے کام اور شاید نام سے مناسبت رکھتا تھا۔ یعنی یہ کہ "ہم لیفٹین کیسے بنے؟" ہم نے دماغ اور پٹھوں کی مشترکہ مدد سے سوچا اور اپنے زور قلم اور زور بازو کے طفیل ایک مضمون لکھ ڈالا جو ہلال میں شائع ہو گیا۔۔۔۔۔۔اس کے بعد نہ ہلال کے خاص نمبروں میں کمی آئی اور نہ ہماری لفٹینی کے کارناموں میں، حتی کہ جنگ ختم ہو گئی۔ اب جو دیکھا تو ہمارا اعمال نامہ مرتب ہو چکا تھا۔ "(۸)

یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر یہ عسکری جرائد نہ ہوتے تو آج شائقین ادب کرنل محمد خان جیسے نامی گرامی ادبا سے محروم رہتے۔ کرنل محمد خان کی ادبی تخلیقات میں "بجنگ آمد"، "بسلامت روی"، "بزم آرائیاں" اور "بدیسی مزاح" شامل ہیں۔ انھوں نے اپنی تصانیف میں اپنے مخصوص اسلوب میں عسکری و عوامی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ہندوستان کی غلامی پر شگفتہ طنز بھی کی۔ محمد خان بنیادی طور پر فروغِ جمالیات کے نظریہ ادب کے پرچارک تھے۔ انہوں نے جہاں شگفتگی کے پھول کھلائے وہیں منفرد اسلوب متعارف کروا کر مزاحیہ ادب کے وقار میں بے بہا اضافہ کیا۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ کرنل محمد خان کی فنی عظمت کے متعلق لکھتے ہیں:

Vol 5No.1 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

" کرنل محمد خان کے بارے میں یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ ایک ایسے خاص مزاح نگار ہیں جن کی شگفتگی اور دلکش انداز بیاں کے ساتھ ان کی پاکستانیت اور مقامی اثرات ان کو منفرد اور ممتاز مقام عطا کرتے ہیں۔(۹)

۳۔سید ضمیر جعفری:

سید ضمیر جعفری موضع چک عبدالخالق ضلع جہلم میں پیدا ہوے۔ گریجوایشن کے بعد متحدہ ہندوستان کی فوج میں شامل ہوے۔ آزادی ہند کے بعد پاک فوج کا حصہ بنے۔ مولانا چراغ حسن حسرت کو اپنا پیر و مرشد تسلیم کرتے ہیں۔ ادبی کیریئر کا آغاز برطانوی ہندوستانی افواج کے ہفت روزہ "فوجی اخبار" سے کیا۔ بر گیڈیئر عنایت الرحمٰن صدیقی کا کہنا ہے:

" ضمیر ایک صاحب طرز ادیب، شاعر اور صحافی ہیں۔ ان کی شہرت کا آغاز "فوجی اخبار" سے ہوا۔ یہ ایک ہفتہ وار رسالہ تھا جو برصغیر کی تقسیم سے پہلے دوسری جنگ عظیم کے دوران جنرل ہیڈ کوارٹرز انڈیا کی طرف سے دہلی سے شائع ہوتا تھا۔"(۱۰)

ادبی کینوس کو اپنے قلم سے رنگین کرنے والے ضمیر جعفری نے اردو نظم و نثر کو 50 سے زیادہ معیاری تصانیف دیں۔ اپنے شگفتہ اور منفرد اسلوب نگارش کی بدولت وہ اپنی مثال آپ تھے۔ ضمیر جعفری ایک صاحب طرز ادیب اور عہد آفریں شاعر ہونے کے ساتھ ہمہ جہت شخصیت بھی تھے۔ معیاری نظم و نثر کی تخلیقات کے ساتھ کالم نگاری میں بھی جوہر دکھائے۔ ضمیر جعفری نے میدانِ ادب میں مزاحیہ و سنجیدہ، قومی و ملی شاعری میں فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ انہوں نے مختلف قومی اخبارات میں "راول"، "دریچہ زندگی"، "نظر غبارے" اور "رنگ" کے عنوان سے کالم لکھے۔ فوجی جرائد ان کے مضامین اور شاعری سے بھرے پڑے ہیں۔ ان کا اختصاص مزاح نگاری ہے اور ان کے ہم عصر ان کو ادبی پیر و مرشد مانتے ہیں۔ ان کی شخصیت کے متعلق جنرل شفیق الرحمن لکھتے ہیں:

"ضمیر جعفری مٹھاس کا دریا اور تازگی کا ساون ہے"۔ (۱۲)

۴۔بریگیڈیئر صولت رضا:

صولت رضا 1952 کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے صحافت کے بعد پاکستان آرمی کی آرٹلری کور میں کمیشن حاصل کیا۔ دو سال 23 فیلڈ آرٹلری میں سروس کرنے کے بعد بقیہ تمام سروس فوج کے شعبہ تعلقات عامہ میں گزاری۔ آج کل سچ ٹی وی سے وابستہ ہیں۔ لکھنے کا آغاز افواج پاکستان کے ہفت روزہ "ہلال" سے کیا۔ اس بابت کرنل اشفاق کا کہنا ہے:

" صولت رضا کو آئی ایس پی آر والے نہ اچک لیتے تو کاکولیات لکھنے کی بجائے وہ شاید پوری عمر توپوں کی مالش کر کے ہی گزار دیتے کہ پی ایم اے میں ان کی تربیت کے بعد فیصلہ ہوا تھا کہ صولت توپ چلائے گا"۔ (۱۳)

بریگیڈیئر صولت رضا کی ادبی تصنیف "کاکولیات" پی ایم اے کی عسکری تربیت کی اولین کتاب ہے۔ اس کتاب میں زیر تربیت کیڈٹ کی تربیتی داستان مزاحیہ اسلوب میں پیش کی گئی ہے۔ اپنے دلکش اسلوب، زبان کی عمدگی اور موضوعاتی وسعت کے باعث وہ اردو مزاح نگاری میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کاکولیات کے متعلق بریگیڈیئر عنایت الرحمٰن صدیقی کا تجزیہ ہے:

" صولت رضا کی معروف کتاب "کاکولیات" اردو مزاح نگاری میں قابل قدر اضافہ ہے۔۔۔۔کاکولیات پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول میں زیر تربیت کیڈٹ کی کہانی یا حالت زار کا بیان ہے۔ زبان صاف اور بامحاورہ ہے"۔ (۱۴)

۵۔صوبیدار غلام علی بلبل:

بنیادی طور پر مزاح نگاری ایک طرزِ نگارش کا نام ہے نہ کہ صنفِ ادب۔ عمدہ مزاح سے اپنی فکری صلاحیتوں کو نکھارنے اور قارئین ادب کو محفوظ کرنے والوں میں نمایاں نام فوجی شاعر غلام علی بلبل کا ہے۔ 1938 میں راجوری مقبوضہ کشمیر میں پیدا ہوئے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد 1959 میں پاک فوج کی آرٹلری کور میں سپاہی بھرتی ہوئے۔ تعلیمی استعداد کی بناء پر 1963 میں آرمی ایجوکیشن کور میں بطورِ نائب صوبیدار شمولیت اختیار کی۔ 1988 میں سروس مکمل کرنے کے بعد سبکدوش ہوئے۔ غلام علی نے

Vol 5No.1 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

شاعری کا آغاز فوجی جریدہ "ہلال" سے کیا جب کہ انکی شاعری عسکری جرائد "تعلیم" اور "رسدو رسائل" میں بھی چھپتی رہی۔ ان کا نمایاں شعری مجموعہ "خندہ گل" ہے۔ شاکر کنڈان بتاتے ہیں:

"بلبل نے شاعری کا آغاز ہلال سے کیا۔(۱۵)

ان کے کلام میں سپاہیانہ دم خم کے ساتھ مزاح نگاری کے عمدہ نمونے بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے صرف تفریح طبع کے لیے شاعری نہیں کی بلکہ معاشرتی مسائل، فوجی مشکلات اور انسانی رویوں کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ ضمیر جعفری ان کی شاعری کے موضوعات کے متعلق لکھتے ہیں:

"اس کے ہاں الفاظ کو موسیقی میں ڈھالنے کا ہنر کس عروج پر ہے۔۔۔۔۔۔ وہ مزاح مزاح کے درمیان بیٹھ کر لکھتا ہے جیسے بلبل شاخ گل پر بیٹھ کر چہک رہا ہو۔۔۔۔ بظاہر وہ شاعری تفریحاً کرتا ہے یا یوں کہیے کہ اس کی شاعری تفریحی معلوم ہوتی ہے مگر مجھے یقین ہے کہ اس کی شاعری محض تفریحاً نہیں پڑھی جائے گی اور یہ وہ سطح ہے جو کسی شاعر کو آسانی سے میسر نہیں آتی"۔ (۱۶)

پاک فوج کے اردو جرائد کی ادبی خدمات کے تحقیقی و تنقیدی مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ جرائد اپنی شگفتہ نگاری، تہذیبی اطوار اور موضوعاتی پہلوؤں کی بدولت اردو کی ادبی تاریخ میں منفرد شناخت رکھتے ہیں۔ اگرچہ ان جرائد کا مقصد ادبی کے بجائے عسکری تھا اور یہ بات بھی حقیقت بر مبنی ہے کہ تحریر و تخلیق کسی بھی فوجی کی بنیادی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ پھر بھی یہ جرائد ادبی شان سے مزین ہیں۔

غور کیا جائے تو یہی وہ فوجی جرائد ہیں جنھوں نے قارئین ادب کو جنرل شفیق الرحمن، بریگیڈیئر صدیق سالک، کرنل محمد خان، کرنل اشفاق حسین اور میجر سید ضمیر جعفری جیسے معتبر مزاح نگار فراہم کیئے۔ جنرل خالد محمود عاف، بریگیڈیئر ایس ایس ہادی، کرنل فضل اکبر کمال، صوبے دار غلام علی بلبل، صوبے دار افضل تحسین اور حوالدار افضل گوہر جیسے قادر الکلام شعراء کا تعارف بھی انہی جرائد کا رہین احسان ہے۔ ان جرائد نے ہمارے ظریفانہ ادب کو نئے گوشوں سے متعارف کروایا۔ ہماری اصنافِ ادب اور دامان اردو کی وسعت کا ذریعہ بھی بنے۔ اس تحقیق کی بدولت جہاں یہ بات سامنے آئی کہ ان جرائد کے تخلیق کاروں نے اپنی قوت اختراع سے اردو ادب میں مسرت آفریں اضافے کیئے وہیں بہت سے ایسے غیر رسمی قلم کاروں کو اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کا موقع دیا جو باصورت دیگر منصہ شہود پہ نہ آپاتے۔ اس جائزہ سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ ان اردو جرائد نے زبان وادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان جرائد کے قلمی معاونین نے سرحدوں کی نگہبانی کے ساتھ ساتھ تخلیقیت کے جوہر بھی انہی جرائد میں دکھائے۔ یہ ہی وہ بنیادی ذرائع ہیں جنھوں نے فوج کے جری جوانوں کو ادیب بننے میں معاونت کی۔ ان فوجی جرائد نے جہاں ہمارے ادب کو نئے گوشوں سے متعارف کروایا وہیں ان کی تخلیقات میں پایا جانے والا عصری شعور اور ادب کو عصری تقاضوں کے مطابق کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

اُردو طنز و مزاح کے عسکری دبستان کے مصنفین کی ادبی تخلیقات میں پائی جانے والی ظرافت، طنز و مزاح، شائستگی اور شگفتگی اس امر کا بین ثبوت ہے کہ یہ شگفتہ نگار صرف فرض نبھانا ہی نہیں جانتے تھے بل کہ ان کو اظہار پر بھی قدرت حاصل ہے اور یہ دلوں کو مسخر کرنے کے فن سے بھی آشنا ہیں۔ یوں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ عسکری جرائد کی ادبی تخلیقات اردو زبان و ادب کا ناقابل فراموش سرمایہ ہیں۔ ان نگارشات میں موضوعاتی تنوع ہے جس نے عسکری و عوامی زندگی کے بیشتر اور اہم گوشوں کو اپنے دامن میں سمویا ہوا ہے۔ ایک طرف ان تخلیق کاروں کے فکری موضوعات ادبی سرمائے میں اضافے کا باعث بنے دوسری طرف ہمارے ادب میں وہ موضوعات شامل ہوئے جو کہ خالص روایتی ادب میں نہیں پائے جاتے۔ ان جری جوانوں نے مثبت انداز فکر اپناتے ہوئے عسکری و معاشرتی زندگی کی بھرپور عکاسی کی اور انسانی رویوں کو اصناف ادب میں جگہ دی۔ ان جرائد کی عمدہ ادبی خدمات لائق صد تحسین ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پاک فوج کے ان جرائد میں شائع ہونے والی تحریروں تک عام قارئین کی رسائی یقینی بنائی جائے تاکہ زبان و ادب کے تحقیقی و تنقیدی مطالعات کا حصہ بن کر یہ فوجی جرائد اور ان کے معاون قلم کار اردو ادب کی تاریخ کا باقاعدہ حصہ بننے کے ساتھ ساتھ اپنے مستحق مقام پہ فائیز ہو سکیں۔

حوالہ جات

۱۔ محمد شفیق کی ڈاکٹر شاکر کنڈان سے فون پر گفتگو:۲۵۔ جولائی ۲۰۲۱ء

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

۲۔ محمد شفیق، انسپکٹر، مضمون، "اُردو کا عسکری ادب"، لاہور: مشمولہ سہ ماہی "نگران" ستمبر۔۲۰۱۶ء، ص:۳۱
۳۔ رشید احمد صدیقی، "طنزیات و مضحکات"، دہلی: مکتبہ جامعہ، ۱۹۷۳ء، ص:۳۴
۴۔ عنائیت الرحمن صدیقی، "اربابِ سیف و قلم"، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۹۷ء، ص:۴۲۸
۵۔ اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین بسم اللہ" لاہور: ادارہ مطبوعات سلیمانی، ۱۹۷۹ء، ص:۸
۶۔ ضمیر نفیس، مضمون، نئی کتاب "جنٹلمین بسم اللہ"، لاہور: روزنامہ نوائے وقت، ۷۔ مئی ۱۹۸۹ء
۷۔ محمد شفیق کی مشتاق احمد یوسفی سے بذریعہ فون گفتگو، اشفاق حسین بحثیت مزاح نگار، لاہور: مقالہ ایم فل اردو، ۲۰۱۷ء، ص:۴۱
۸۔ محمد خان، کرنل، "بجنگ آمد"، لاہور: غالب پبلشرز، ۱۹۶۶ء، ص، ۱۳
۹۔ راؤف پاریکھ، ڈاکٹر، "اُردو نثر میں طنز و مزاح نگاری کا سیاسی و سماجی پس منظر"، لاہور: انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۱۲ء، ص:۵۳۳
۱۰۔ عنایت الرحمٰن صدیقی، "اربابِ سیف و قلم" ص،:۱۱۰
۱۱۔ ایضاً، ص، ۱۰۹
۱۲۔ شفیق الرحمن، میجر جنرل، "اڑتے خاکے"، مجلسِ اردو، فلیپ۔
۱۳۔ اشفاق حسین، کرنل، "جنٹلمین بسم اللہ"، ص،:۹
۱۴۔ عنایت الرحمٰن صدیقی، بریگیڈیئر، "اربابِ سیف و قلم"، ص:۲۵۹
۱۵۔ محمد شفیق کی ڈاکٹر شاکر کنڈان سے فون پر گفتگو: ۲۵۔ جولائی ۲۰۲۱ء
۱۶۔ سید ضمیر جعفری، میجر، "بلبل شیریں مشمولہ خندہ گل"، صوبے دار غلام علی بلبل، لاہور: ادارہ فروغ ادب، ۱۹۸۷ء، ص:۱۶